غوثِ پاک کے
ایمان افروز بیانات

02 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَس ایک ہفتے کی مشقت رہتی ہے...!!

حضرت احمد بن مُبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک عجمی (یعنی غیر عربی) شخص جس کا نام اُبَیّ تھا، یہ پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شاگرد تھا، یہ شخص بہت کُنْد ذِہن تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سمجھانے کے باوُجود مسئلہ سمجھ نہیں پاتا تھا مگر حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کمال شفقت، مہربانی اور طالبِ عِلْمِ دِین سے لگاؤ تھا کہ آپ بہت محنت سے اُسے سبق پڑھایا کرتے تھے، اسے سمجھ نہ آتا تو آپ بار بار سمجھاتے۔

احمد بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اسی شاگرد کو بہت محنت سے سبق پڑھا رہے تھے، اسی دوران اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں آ گئے، جب ابنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس طالبِ عِلْمِ

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

دِین کو دِینی سبق پڑھانے میں بہت محنت و مشقت اُٹھا رہے ہیں تو حیران ہوئے، جب وہ طالِبِ عِلْم سبق پڑھ کر چلا گیا تو اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: مجھے بڑی حیرانی ہے کہ آپ ایک کُنْد ذِہن کو پڑھانے کے لئے اتنی مشقت اُٹھا رہے ہیں۔ اس پر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اس کے ساتھ میری محنت و مشقت کے دن ایک ہفتے سے بھی کم رہ گئے ہیں، ایک ہفتہ بھی نہ گزرے گا کہ یہ بے چارہ دُنیا سے رُخصت ہو جائے گا۔**

اِبْنِ سمحل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسا حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا تھا، بالکل ویسا ہی ہوا، ہفتے کا آخری دِن تھا کہ اس طالِبِ عِلْم کا انتقال ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس ایمان افروز واقعے میں سیکھنے کے بہت سے مدنی پھول ہیں:

(1): اَوْلیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے

پہلا مدنی پھول تو یہ ملا کہ اَولیائے کرام بھی اللہ پاک کی عطا سے آئندہ کی باتیں جان لیتے ہیں، انہیں بھی عِلْمِ غیب دیا جاتا ہے۔ پارہ:29، سورۂ جنّ، آیت:26-27 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پارہ:29، سورۂ جن:26-27)	ترجَمہ کنزُ الایمان: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اس آیتِ کریمہ میں اتنا تو بالکل صاف اور واضح فرما دیا گیا کہ اللہ پاک اپنے چُنے ہوئے رسولوں کو عِلْمِ غیب عطا فرماتا ہے۔ اَئِمَّہ کرام اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: عِلْمِ غیب

1...قلائد الجواہر، صفحہ:37 بتغیر قلیل۔

2 طرح کا ہے؛(1):ایک خاص عِلمِ غیب؛یہ صِرف انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو عطا کیا جاتا ہے اور (2):دوسرا وہ عِلمِ غیب جو رسولوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اللہ پاک انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے واسطے سے یا بذریعہ اِلْہام اَوْلیائے کرام کے دِل میں بعض غیب کی باتیں ڈال دیتا ہے۔[1]

بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام غیب کی خبر دینے کے لئے ہی آتے ہیں کہ جنّت، دوزخ، حَشر نشر، عذاب، ثواب (یہ سب باتیں) غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں بتائیں جن تک عقل اور حوّاس (یعنی آنکھ، کان وغیرہ) کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اَوْلیا کو بھی عِلمِ غیب عطا ہوتا ہے مگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے واسطے سے۔[2]

اَوْلیائے کرام کی نگاہِ کرامت کا کمال

بُخاری شریف میں حدیثِ قُدسی ہے، اس میں اللہ پاک نے اولیائے کرام کی شانیں بیان فرمائیں، اس حدیثِ قُدسی میں یہ بھی ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہوں تو کُنْتُ بَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔[3]

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اور اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے، تب وہ بندہ فَنَافِی اللہ کے درجے پر پہنچ جاتا ہے، اب اس کے اَعْضَا میں خُدائی طاقتیں کام کرتی ہیں[4] اور انہی اَعْضَا میں ایک آنکھ بھی ہے، بظاہِر دیکھنے میں اُس کی آنکھ عام لوگوں کی

1…شرح مقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول، المبحث الثامن: الولی، جلد:3، صفحہ 329-330۔
2…بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:46، حصہ:1 بتغیر قلیل۔
3…بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502 ملتقطاً۔
4…مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:361۔

آنکھ جیسی ہی ہوتی ہے مگر وہ رَبِّ کریم کے نُور سے دیکھتا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے! ہم جیسے عام لوگوں کی آنکھ کا کتنا کمال ہے، ہم آنکھ اُٹھائیں تو ہماری نظر لمحہ بھر میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو غور فرمایئے! اللہ پاک کے محبوب بندے، اس کے اَوْلیائے کامِلِیْن جو آنکھ کی پُتلی سے نہیں بلکہ رَبّ کے دیئے ہوئے نُور سے، اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے دیکھتے ہیں، جب وہ آنکھ اُٹھائیں گے تو اُن کی نگاہ کہاں تک جائے گی؟ تِرْمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہ مؤمن کی فراست سے بچو کہ بندۂ مؤمن اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرْد

دوسرے نمبر پر اس واقعہ میں غور فرمایئے! حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُمّت کی خیر خواہی اور اِصْلاح کا کیسا جذبہ تھا...!! آپ کا شاگرد انتہائی کُنْد ذہن ہے، اَوَّل تو یہ کہ ہمارے ہاں بعض اساتذہ کا یہ رَوِیَّہ ہوتا ہے کہ کُنْد ذہن شاگرد کو جلی کٹی سُناتے ہیں، مارتے، ڈانٹتے ہیں بلکہ بسا اَوْقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں **کہ جاؤ! کام وام کرو! پڑھنا تمہارے بَس کی بات نہیں۔**

مگر قربان جایئے! حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کُنْد ذِہن شاگرد کو مدرسے سے نکالتے نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں کہ اس نے پڑھ کر کوئی بڑا عالِم نہیں بننا، اس کے باوجود اسے پڑھائے جاتے ہیں تاکہ یہ عِلْمِ دِین سے جُڑا رہے، مدرسے میں آتا رہے کہ عِلْمِ دِین کے جو فضائل ہیں وہ دوسرے کاموں کے نہیں ہیں۔

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الحجر، صفحہ: 723، حدیث: 3127۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اِصلاحِ اُمّت کا دَرْد، خیر خواہی کا جذبہ، دوسروں کا بھلا سوچنے کی عادَت کاش! ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔

قیدی مسلمان کو چھڑوایئے!

545 سنِ ہجری، رمضان المبارک کا مہینا تھا، 7 تاریخ تھی، پیر شریف کی رات عشا کے بعد حُضُور غوث اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسہ میں **آزمائش** کے موضوع پر بیان فرمایا، اس دوران آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا بیٹا ظالموں کے ہاں قیدی ہو تو کیا تم اسے چُھڑانے کی کوشش نہیں کرو گے؟ ایک عارِف (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والا کامِل مسلمان) ایسا ہی ہوتا ہے، تمام مخلوق اس کے لئے اَوْلاد کی طرح ہے اور وہ انہیں نفس و شیطان کی قید سے چُھڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔[1]

یاد رہے! حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان صِرْف اساتذہ کے لئے نہیں ہے، آپ نے فرمایا: عارِف کامِل ساری مخلوق (یعنی ساری دُنیا کے لوگوں) کو نفس و شیطان کے ہاتھوں سے چُھڑانے کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ ملے، ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ بنیں، ہم خُود بھی نفس و شیطان کی چالوں سے بچیں، خود بھی نیک کام کریں، گُناہوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے رہا کریں۔

غوثِ پاک کی مبارک زِندگی کا ایک اَہَم مقصد

شوَّالُ الْمُکَرَّم، 545 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، حُضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ

1...الفتح الربانی، المجلس الثالث والخمسون، صفحہ: 202۔

عَلَیْہ نے اپنے مدرسہ میں **مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی** کے موضوع پر بیان کیا، دورانِ بیان آپ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دِل میں مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ ڈال دیا اور **مخلوق کی خیر خواہی کرنا میری زِندگی کا بڑا مقصد بنایا۔** بے شک مَیں تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں، مَیں اس پر تم سے کوئی جزا نہیں چاہتا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ! اگر تم ہلاک ہوئے تو مجھے غَم ہو گا۔[1]

غوثِ پاک اور خیر خواہئ اُمّت کا جذبہ

پیارے اسلامی بھائیو! حُضور غوثِ اعظم، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ کس قدر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ لگانے کے لئے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک اِیْمان افروز فرمان سنئیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ فرمانِ ذیشان سُن کر عاشقانِ غوثِ اعظم کا دِل جھوم جائے گا۔

546 سنِ ہجری، رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا تھا، جمعہ کے دِن حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں تَوحید کے موضوع پر طَوِیْل بیان فرمایا، بیان کے آخر میں گفتگو کو سمیٹتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہاری طرف صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، میرے اندر تمہارے لئے ایسی رحمدلی اور شفقت ہے کہ **اگر ہو سکتا تو میں تمہاری جگہ تم میں سے ہر ایک کی قبر میں خُود اُترتا اور تمہاری طرف سے نَکِیْرَیْن کو جواب بھی خُود ہی دیتا...!!**[2]

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمائیے! یہ کیسی خیر خواہی ہے! یہ کیسا عظیم جذبہ

1 ...الفتح الربانی، المجلس السادس، صفحہ: 41۔
2 ...الفتح الربانی، صفحہ: 318۔

ہے...!! قبر کی پہلی رات کیسی سخت ترین رات ہوتی ہے، مردہ صدموں سے دوچار ہوتا ہے، دُنیا چھوٹنے کا غم، اَوْلاد کی جُدائی کا غَم، پھر رُوح نکلنے کی تکلیف، قبر کی وَحْشت، اندھیرا، تنہائی، پھر اس کے ساتھ ہی فرشتے قبر کی دِیواریں چیرتے ہوئے آجاتے ہیں، میّت سے سوالات کرتے ہیں۔

اس دُنیا میں ہمارے بہت دوست ہیں، رشتے دار ہیں، کوئی تو بَس اپنے مطلب تک ہوتا ہے اور جو باوَفا زِندگی بھر ساتھ نبھاتے بھی ہیں تو صِرْف قبر کے کنارے تک، شاید سگا باپ بھی اپنے بیٹے کے لئے ایسی خواہش نہ کرسکے کہ بیٹا...! مَیں چاہتا ہوں، تمہاری جگہ تمہاری قبر میں، میں لیٹ جاؤں اور تمہاری طرف سے نکِیرَیْن کے جوابات دُوں۔ یہ پِیروں کے پِیر، پِیر دستگیر، شہبازِ لامکانی، محبوبِ سبحانی، سیدنا شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جو فرمارہے ہیں: اے میرے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیو! میری خواہش تو یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی قبر کی وَحْشت و تنہائی سے دوچار نہ ہونا پڑے، تم میں سے کسی کی بھی قبر جہنّم کا گڑھا نہ بنے، مَیں خُود تمہاری قبر میں اُتروں اور تمہاری طرف سے نکِیرَیْن کے سوالوں کے جواب بھی خُود ہی دُوں تاکہ تمہاری قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بن جائے اور تم نجات پاجاؤ...!!

اللہ پاک حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ کاش! ہم آپ کے کامِل مرید بن جائیں۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ الحمدللہ! مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبد القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مددگار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں۔

۞ حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جیلان میں پیدا ہوئے ۞ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ۞ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا[1] ۞ آپ وَلیوں کے ولی ہیں، پیروں کے پیر ہیں، پیر دستگیر، روشن ضمیر، سلطان الاولیا ہیں ۞ جس طرح آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وِلایَت میں بہت بلند رُتبہ رکھتے ہیں ۞ اسی طرح عِلْم میں بھی بہت اُونچے مقام کے مالِک ہیں ۞ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی تھے ۞ باقاعدہ فتوے بھی لکھا کرتے تھے ۞ اور مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایمان افروز بیانات

حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خِدْمتِ دِین کے لئے تدْرِیْس اور بیانات کا شعبہ اختیار فرمایا، آپ اپنے مدرسے میں باقاعدہ عِلْمِ دِین پڑھایا کرتے تھے ۞ حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہفتے میں 3 دِن بیان فرمایا کرتے تھے ۞ ابراہیم بن سعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلَما والا لباس پہنتے اور اُونچی جگہ (مثلاً منبر وغیرہ پر) بیٹھ کر بیان فرماتے ۞ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدا میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کا ہجوم ہونے لگا، لوگ دُور دراز سے گھوڑوں، خچروں اور اُونٹوں وغیرہ پر سُوار ہو کر بیان سننے کے لئے آتے، اُس وقت تقریباً 70 ہزار کا اجتماع ہوتا تھا (بعد میں اس اجتماع کی تعداد مزید بڑھ گئی تھی)۔[2]

۞ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں بڑے بڑے عُلما اور مَشَائخ حاضِر ہوتے تھے ۞ ان میں 400 بڑے

1...غوث پاک کے حالات، صفحہ:15 بتغیر قلیل۔

2...بہجة الاسرار، صفحہ:177۔

بڑے علما تو وہ تھے جو باقاعِدہ کاغذ، قلم لے کر آپ کے فرامین و ارشادات لکھا کرتے تھے[1]
❁ شیخ عمر کیمانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو اور محفل میں سے کسی نے توبہ نہ کی ہو۔ آپ کا بیان سُن کر لازمی کوئی نہ کوئی شخص توبہ کرتا کئی لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے[2] ❁ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ گنہگاروں نے توبہ کی۔[3]

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کمالِ اِخلاص

بهجة الاسرار شریف میں ہے: حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے شیخ عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے دُور دراز سَفَر کیا، کافِی عرصہ تک آپ عِلْمِ دِین سیکھتے رہے، جب عِلْمِ دِین سیکھ کر بغداد شریف واپس آئے تو ایک روز آپ نے اپنے والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ مَیں آپ کی موجودگی میں بیان کروں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اجازت عطا فرمائی، چنانچہ جب محفلِ پاک سجی، لوگ جمع ہو گئے، شیخ عبد الوہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں نے بیان شُروع کیا، والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، میں نے بہت سارے علمی نکات بیان کئے، اپنے طَور پر بہت اعلیٰ خطاب کیا مگر عجیب بات تھی، اتنی اعلیٰ علمی گفتگو سُن کر بھی نہ کسی کا دِل نرم ہوا، نہ کسی آنکھ سے آنسو نکلے۔

1...بهجة الاسرار، صفحہ: 184۔
2...قلائد الجواہر، صفحہ: 93۔
3...قلائد الجواہر، صفحہ: 96۔

خیر! میں نے اپنا بیان مکمل کیا، اب والِدِ محترم حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے بیان شروع کیا، آپ نے صِرْف اتنا ہی کہا: کُنْتُ صَائِمًا اَمْسِ کل میں نے روزہ رکھا تھا۔

آپ کے بس انہی الفاظ میں ایسی کمال تاثیر تھی کہ پُورے مجمعے پر رِقَّت طاری ہو گئی، عجیب رُوحانی کیفیت چھا گئی، میں بڑا حیران تھا، میں نے بڑی بڑی تحقیقات پیش کیں، لوگوں پر ان کا کوئی اَثَر نہ ہوا، والِد صاحِب نے بَس اتنا ہی کہا کہ میں نے کل روزہ رکھا تھا اور محفل کا رنگ ہی بدل گیا، آخِر اس میں راز کیا ہے؟ فرماتے ہیں: والِدِ محترم نے میری حیرانی دُور کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! تم اپنی طرف سے تقریر کر رہے تھے، تم اپنا مافِی الضمیر بیان کر رہے تھے مگر میں اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ وَعِزَّةِ الْعَزِيْزِ مَا تَكَلَّمْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ تَكَلَّمْ يُسْمَعُ مِنْكَ اللہ رَبُّ العِزّت کی قسم! میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتا یہاں تک کہ مجھ سے کہا جاتا ہے: اے عبد القادِر! تم پر ہمارا جو حق ہے، اس حق کی وجہ سے کلام کرو! تمہاری بات سُنی جائے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...!! آپ کے بیان میں کتنا اِخلاص اور کتنی لِلّٰھیت تھی، ایک طرف بڑی بڑی علمی تحقیقات بیان ہو رہی ہیں، کمال کے علمی نکات (Intellectual points) بیان کئے جارہے ہیں مگر مجمع پر نہ رِقَّت طاری ہوتی ہے، نہ محفل کا رنگ بدلتا ہے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صِرْف اتنا کہتے ہیں: میں نے کل روزہ رکھا تھا۔ اور مجمعے کا رنگ ہی بدل جاتا ہے، لوگوں کے دِل پگھل جاتے ہیں، رِقَّت طاری ہو جاتی ہے، کیوں؟ آخر راز کیا ہے؟ راز یہی ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خُود

1... طلوعِ غوثِ اعظم، صفحہ:294بتغیر قلیل۔

بولتے نہیں بلکہ اللہ پاک کے حکم پر عَمَل کرتے ہیں، اس کی رضا کے لئے بیان فرماتے ہیں، رَبِّ کریم! بذریعہ اِلْہام آپ کو حکم فرماتا ہے: اے عبد القادِر! بولو...!! بیان کرو! تمہارا بیان سُنا جائے گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ جب اس کمالِ اِخْلاص کے ساتھ بیان کیا جائے گا تو اس بیان کی کیسی تاثِیْر ہو گی، ایسا بیان کتنے لوگوں کے دِلوں پر تاثِیْر کا تِیر بن کر لگے گا اور زِندگی بدل کر رکھ دے گا۔

یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان میں جو خوش بخت شرکت کر لیتا تھا، اس کی بگڑی بَن جایا کرتی تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات کیسے انقلابی ہوتے تھے، لوگ آپ کا بیان سُن کر بے حد متاثِّر ہوتے، اُن کے دِل میں عشقِ مصطفےٰ کے چراغ روشن ہوتے، دِل میں خوفِ خُدا پیدا ہوتا، آپ کا بیان سُن کر لوگ اپنے گناہوں پر نادِم (شَرْمِندہ) ہوتے اور توبہ کر کے نیک انسان بن جایا کرتے تھے۔

آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ان انقلابی بیانات میں سے عِلْم و حکمت اور نصیحت کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں:

زِندگی کو غنیمت جانو...!

10 شَوَّالُ الْمکرم، 545 ہجری، اتوار کا دِن تھا، صبح کے وقت حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مدرسے میں **توبہ** کے موضوع پر بیان فرمایا۔ اس بیان کی ابتدا آپ نے ایک حدیثِ پاک سے کی، فرمایا:

اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ مِّنْ خَيْرٍ

جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے، فَلْيَنْتَهِزْهُ تو اسے چاہئے کہ لپک کر بھلائی کے اس دروازے میں داخِل ہو جائے فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَلَيْهِ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ دروازہ اس کے لئے کب بند کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: اے لوگو...! لپک پڑو...! جب تک زِندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانو! عنقریب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک تم میں طاقت و ہمت ہے، نیک اَعْمال کو غنیمت جانو! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اسے غنیمت جانو! دُعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے، دُعا مانگنے کو غنیمت جانو! نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا دروازہ کھلا ہے، اسے غنیمت جانو!

اے لوگو! تم نے جو نقصان کر لیا، اسے پُورا کرو! جو (گناہوں کی نجاست) دامن پر لگا بیٹھے ہو، اسے دھو ڈالو! جو بُرائیاں کی ہیں، انہیں ٹھیک کرو...! دِل پر جو گُناہوں کی سیاہی چڑھا بیٹھے ہو، اسے صاف کرو! جو تم نے (ناحق) لیا ہے، وہ واپس لوٹا دو! اپنے مالِک و مولیٰ (یعنی پیارے رَبِّ کریم) کی نافرمانی سے واپس لوٹ آؤ...! اللہ کریم کے دروازے پر حاضِر ہو جاؤ...! یہاں کوئی نہیں ہے، صِرْف اللہ خالِق و مالِک ہے، اگر تم اس کے دَرْ پر حاضِر ہو تو اُس کے بندے ہو، اگر تم مخلوق کی طرف متوجہ ہو (مثلاً مال و دولت کمانے میں لگے ہوئے ہو اور اس وجہ سے اللہ پاک کے دَرْ پر حاضِری نہیں دیتے، اللہ پاک کو بھولے بیٹھے ہو تو تُم اللہ پاک کی بندگی نہیں کر رہے بلکہ) مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو۔

اے انسان! سستی مت کر...! کیونکہ سستی ہمیشہ کی محرومی اور شرمندگی کا سبب ہے۔ اپنے اَعْمال اچھے کر...! اللہ پاک دُنیا و آخرت میں تم پر انعام فرمائے گا۔

1...زُہد لابن مبارک، صفحہ:76، حدیث:117۔

حُضُور غوثِ پاک، شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: قیامت کے دِن انسان اپنے دُنیا میں کئے ہوئے اچھے بُرے اعمال کو یاد کرے گا مگر اس وقت شرمندگی کوئی فائدہ نہ دے گی، فائدہ تو اس میں ہے کہ موت سے پہلے قیامت کو یاد کرو...! جب لوگ پھل کاٹ رہے ہوں، اس دِن بیج بونے کے وقت کو یاد کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

منقول ہے: دُنیا آخرت کی کھیتی ہے،(1) جو یہاں بھلائی کا بیج بوئے گا، روزِ قیامت خوشی خوشی پھل حاصِل کرے گا اور جو دُنیا میں بُرائی کا بیج بوئے گا، قیامت کے دِن شرمندگی اُٹھائے گا۔(2) غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: (لوگو!) جب تمہیں موت آئے گی، تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ گے مگر اُس وقت بیدار ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے انسان! بُرے لوگوں کی صحبت نے تمہیں نیک لوگوں سے بدگمان کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی کتاب اور سُنّتِ مصطفےٰ کی روشنی میں زِندگی گزارو! کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اللہ پاک سے ایسی حیا کرو، جیسی اُس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ غفلت میں اپنا وقت ضائع مت کرو...! تم وہ مال جمع کرنے میں مصروف ہو، جو تم نے استعمال نہیں کرنا، وہ خواب سجاتے ہو، جن تک پہنچ نہیں پاؤ گے، وہ عمارتیں بناتے ہو جن میں تم نے (ہمیشہ) نہیں رہنا اور اِن سب باتوں نے تمہیں اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہونے سے غافِل کر دیا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیان کا سلسلہ مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کی ساری بھلائی اللہ پاک کے پاس ہے اور بُرائی ساری کی ساری غَیْرُ اللہ (یعنی اللہ

1...مقاصد الحسنۃ، صفحہ: 225، حدیث: 497۔

2...مسند شہاب، جلد: 1، صفحہ: 232، حدیث: 364۔

پاک کے دشمنوں) کے پاس ہے۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاؤ...! اللہ پاک کے درِ عزت سے دُور بھاگنے میں صِرف بُرائی ہے۔

اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ (1): موت کو یاد کرو! (2): مصیبت پر صبر کرو! (3): اور ہر حال میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھو...! جب یہ تینوں اَوْصاف تمہارے اندر پُوری طرح پیدا ہو جائیں گے تو تمہیں موت اس حالت میں آئے گی کہ موت کو یاد کرنے کے سبب تم زاہِد بن چکے ہوگے، صبر کے ذریعے تم اللہ پاک کی بارگاہ سے من مانتے انعام پاؤ گے اور تَوَکُّل کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ تمہارا تعلق مضبوط ہو جائے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پِیر، پِیروں کے پِیر، پِیرِ دستگیر حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں توبہ کی ترغیب دِلائی ہے، اب یہ سانسیں چل رہی ہیں، آہ! نہ جانے کب یہ سانسیں ٹوٹیں اور ہم زِندگی کی بازی ہار کر موت کے رستے قبر کی گہرائی میں اُتر جائیں، اس لئے ابھی موقع ہے، زِندگی ملی ہوئی ہے، سانس چل رہی ہے، آیئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان پر عَمَل کرتے ہوئے تَوبَہ کر لیتے ہیں، آج تک جتنے گُناہ ہوئے، ان سب سے سچّی پکی تَوْبَہ بھی کریں، توبہ کے تقاضے بھی پُورے کریں یعنی قضا نمازیں ذِمّے ہیں تو ادا کر لیں، روزے قضا ہیں تو رکھ لیں، کسی کا کوئی حق دینا ہے تو ادا کر لیں، کسی کی دِل آزاری ہو گئی ہو تو معاف کروالیں اور توبہ کر کے اچھی، نیکیوں والی زِندگی گزارنا شروع کریں۔

1...الفتح الربانی، المجلس الرابع، صفحہ:31-32-33 خلاصۃً۔

کاش! آج کے اس اجتماعِ پاک سے یہ سنہری حروف(**Golden Words**)، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ ایمان افروز نصیحت ہم تحفہ سمجھ کرلے جائیں اور زندگی بھر کے لئے اپنے دامن سے باندھ لیں کہ اے لوگو! تم اللہ پاک کے لئے ایسے ہو جاؤ! جیسے تمہارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے ہوا کرتے تھے، رَبِّ کریم تم پر ایسی ہی کرم نوازیاں فرمائے گا، جیسی اُن پر فرمایا کرتا تھا۔

اللہ پاک ہمیں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ان مبارک تعلیمات پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد